نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راشد الحق سمیع حقانی

تحریک طالبان اور حکومت کے درمیان ممکنہ مذاکرات

نائن الیون کی سازش کے بعد عالم اسلام اور خصوصاً پاک افغان خطہ جس ابتلاء آزمائش' جنگ و جدل اور خطرناک دور سے گزر رہا ہے اس کی مثال ماضی قریب میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ ایک غدار آمر جنرل مشرف نے اپنے ذاتی اقتدار کی طوالت اور مفادات کے حصول کے لئے پرائی جنگ اپنے پیراہن میں ڈال لی۔ اور جس کے نتیجے میں ایک دہائی سے پاکستان' افغانستان میں ایسی آگ جل رہی ہے۔ جس میں ہر چیز بھسم ہوکر راکھ ہوچکی ہے۔ اب جبکہ امریکہ و نیٹو افغانستان میں شرمناک شکست سے دوچار ہونے کے بعد راہ فرار اختیار کررہے ہیں اور وہ تحریک طالبان افغانستان کے ساتھ مذاکرات کرنے کا مسلسل راگ الاپ رہے ہیں اور قطر میں طالبان دفتر بھی انہی کوششوں کا تسلسل ہے لیکن حکومت پاکستان خدا جانے کیوں مذاکرات سے آٹھ دس برس سے کترا رہی ہے؟ گوکہ تحریک طالبان پاکستان کے ساتھ ماضی میں ایک آدھ دفعہ نیم دلانہ مذاکرات و معاہدے ہوبھی چکے ہیں لیکن ''انجانی طاقتوں اور بیرونی قوتوں'' کے شدید دباؤ کے باعث چند ہی دنوں میں معاہدوں کے پرخچے اڑا دیئے گئے۔ اب حکومت نے الیکشن میں اسی مقصد کے لئے عوام سے ووٹ لئے اور پھر ہر فورم پر وعدے کئے گئے کہ اس خطے کو امن کا گہوارہ بنائے جائے گا' بامقصد اور نتیجہ خیز مذاکرات کئے جائیں گے۔ اسی مقصد کے لئے آل پارٹیز بھی منعقد کی گئی لیکن ایک ماہ ہونے کو ہے اور باقاعدہ مذاکرات کے لئے کوئی حکومتی سنجیدہ کوشش اور روڈ میپ نظر نہیں آرہا۔ اور اس سے پہلے کہ مذاکرات شروع ہوں پاکستان میں امن وامان کی بگڑتی صورتحال پر قابو پایا جاسکے حسب سابق نادیدہ اور غیر مرئی پراسرار قوتوں نے وادی خیبر میں آگ وخون کی ہولی شروع کردی ہے تاکہ طالبان اور حکومت کے درمیان مذاکرات کوسبوتاژ کیا جائے کیونکہ اگر پاکستان میں طالبان اور حکومت کے درمیان سیز فائر اور امن معاہدہ ہوجاتا ہے تو اس کا سب سے زیادہ نقصان امریکہ اور افغان حکومت کو ہوگا۔ قابل توجہ امر یہ ہے کہ پشاور کے حالیہ بم دھماکوں سے تحریک طالبان اظہار لاتعلقی کررہی ہے اور ٹھیک اِسی دن شمالی وزیرستان میں ڈرون حملے بھی ہورہے ہیں اگر تحریک طالبان اتنے زیادہ ڈرون حملوں کے باوجود مذاکرات کیلئے کمربستہ ہیں تو پھر حکومت بھی حالیہ دھماکوں سے صرف نظر کرکے مذاکرات پر خصوصی توجہ دے۔ لہٰذا دونوں اطراف سے صرف اور صرف مذاکرات کے ایجنڈے کو آگے بڑھانا چاہیے۔ حکومت اور طالبان کے درمیان حالیہ کشمکش کو معروف دفاعی تجزیہ نگار جنرل اسلم بیگ نے اپنے